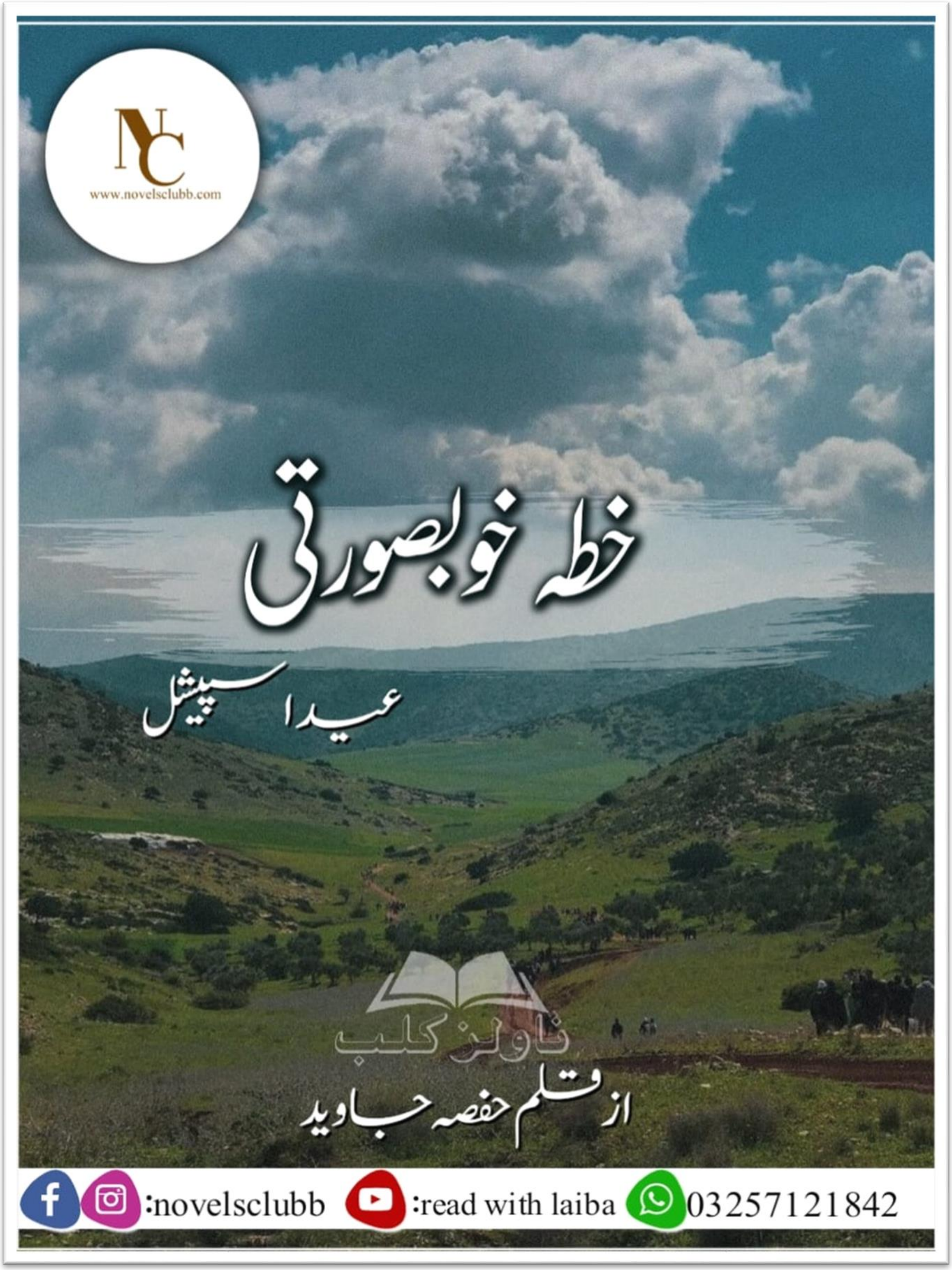
www.novelsclubb.com
خطہ خوبصورتی
عید اسپیشل
ناولز کلب
از قلم حفصہ جاوید
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

خطہ خوبصورتی

از قلم

حفصہ جاوید

www.novelsclubb.com

اسلام علیکم ! میرا نام حفصہ جاوید ہے۔اور یہ میرا پہلا ناول ہے جو مکمل ہے میرے باقی دو ناول قسط وار ہے۔

یہ ناول عید سپیشل ناول ہے۔ویسے تو عید سپیشل ناول ہنسی اور مسکان لے کر آتے ہیں ہمارے چہروں پر۔ مگر یہ ناول آپ کی آنکھوں میں آنسو لے آئیں گا۔بتانا ہے۔میں کوشش کروں گی کہ میرے قلم سے لکھے گئے الفاظ آپ کے دل میں اتر جائیں۔آپ لوگ مجھے دعاؤں میں یاد رکھئیے گا۔اور خوش رہیئے۔پڑھنے کے بعد اپنی رائے کا اظہار لازمی کریئے گا۔کہ آپ کی رائے ایک لکھاری کے لیے بہت اہمیت رکھتی ہے۔آئیں اب ناول کی طرف بڑھتے ہیں۔

خطہ خوبصورتی قسط نمبر: 01

یہ بہت خوبصورت جگہ تھی جہاں پر ہر طرف گاس پودے اور پھول تھے۔اور ایک کنارے پر جھیل بنی تھی۔ جس کا پانی بہت شفاف ٹھنڈا اور خوبصورت تھا۔اور ایک خوبصورت سالڑکا اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جھیل کنارے بیٹھا پانی میں پتھر پھینک رہا تھا۔اتنی خوبصورت جگہ اور خوبصورت موسم میں ہونے کے باوجود بھی اس کی آنکھوں کی چمک بلکل مانند پڑی تھی۔اور وہ اداس لگتا تھا۔اگر نزدیک جا کر دیکھیں گے تو آپ کو پتہ چلے گا کہ اس کے لب بھی ہل رہیں ہیں۔تو چلیں چل کر سنتے ہیں کہ آخر وہ کیا کہہ رہا ہے۔

اللہ یہ سب کب ختم ہو گا؟مجھے اب ڈر لگنے لگا ہے۔میں اپنے علاقے کی یہ خوبصورتی دیکھ ڈر جاتا ہوں اللہ کہ جب اس کی یہ خوبصورتی ختم ہو جائیں گی تو یہ کیسا لگیں گا؟میں اب راتوں کو سکون سے سو بھی نہیں پاتا اللہ کے ڈر لگا رہتے ہیں کہ نجانے کب کسے کھو دوں گا۔اس کے لب ہلتے جا رہیں تھے اور آنکھوں میں نمی بڑھتی جا رہی تھی۔پر آخر وہ کس چیز سے ڈر رہا ہے اور کیوں ڈر رہا ہے؟خیر یہ کوئی چھوٹا سا بارہ چودہ سال کا بچہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک اٹھائیس سال کا نوجوان ہے۔

خیر ابھی آپ اس سے دوسرے پاکستان کے شہر اسلام آباد میں چلے تو وہ شہر بارش سے نہایا ہوا تھا اور وہ لڑکی اپنے کمرے میں فجر کی نماز پڑھنے میں مصروف تھی۔اور نماز پڑھ کر جیسے ہی اس نے چہرہ گھمایا۔تو یہ کیا؟اس خوبصورت آنکھوں والی لڑکی کے چہرے پر چھوٹے چھوٹے نشان تھے جیسے شاید جلنے کے۔پر وہ جل کیسے گئی تھی؟کیا اس کے گھر پہ کوئی اس پہ ظلم کرتا تھا یا وجہ

کوئی اور تھی؟ وہ نماز پڑھ کر اٹھی جائے نماز اٹھایا اور کمرے سے باہر نکل گئی ڈوپٹہ ویسے ہی سر پر لے رکھا تھا۔

امی ناشتہ بن گیا ہے کیا؟ اب وہ ڈائننگ ٹیبل کے پاس کرسی پہ جھکی کھڑی تھی اور روح کچن کی طرف تھا اس کی آنکھیں بہت پیاری تھیں بہت زیادہ۔

جی بیٹا بس بن گیا ہے۔ کچن سے آواز آئی۔

اچھا جلدی لے آیئے پھر مجھے جاب پر بھی جانا ہے۔ اب وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ رہی تھی۔

لا رہی ہوں بس بچے۔

اور اب ایک خوبصورت سی خاتون جنہوں نے سر پہ حجاب لے رکھا تھا وہ میز پر کھانا لگا رہی تھی۔

امی آپ بھی کھائیں نہ۔ انہیں جاتا دیکھ وہ بولی تھی۔

بیٹا تم کھاؤ مجھے ابھی تمہارے ابو اور بھائی کے لیے دعا مغفرت کرنی ہے۔ اور ابھی قرآن بھی پڑھنا ہے۔

www.novelsclubb.com

اچھا! امی ویسے ہم اس جگہ سے تو آگئے ہے پر اس جگہ کی یادیں اور غموں نے ہمارا پیچھا کیوں نہیں چھوڑا؟ وہ نارمل طریقے سے ہی بات کر رہی تھی پر اندر ایک خوف کا طوفان سا اٹھا تھا۔ وہ وحشت کے لمحات یاد کر کے دل کانپا تھا۔

بیٹا انسان کی اصلیت کبھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی اور شہر اور علاقے تو ہم چھوڑ سکتے ہیں پر ان سے جڑی یادیں کبھی ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتی اور آخر پہ ہمیں صبر و شکر کر کے خود ہی خود کو خوف کی گہرائیوں سے نکالنا ہوتا ہے۔ وہ چہرے پہ مسکراہٹ سجائے بولی تھی۔ جبکہ آنکھوں میں نمی کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا جسے وہ بڑی مہارت سے اپنی بیٹی سے چھپا گئی تھی۔ وہ دونوں ماں بیٹی ایک دوسرے سے اپنی کیفیت چھپا رہی تھیں کیونکہ اب وہ ہی ایک دوسرے کا سہارا تھیں۔

وہ ابھی تک جھیل کے کنارے بیٹھا تھا۔ جب جھیل کے پانی میں دور اسے ایک عکس نظر آیا جو اس کی طرف ہی آرہا تھا۔ اس نے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا۔ وہ سفید چوغے میں لبوں پر مسکراہٹ سجائے ایک بزرگ تھے جو اس کی طرف ہی بڑھ رہیں تھے۔ وہ انہیں دیکھ کر حیران ہوا اور پھر یک ٹک انہیں دیکھنے لگا۔ الفاظ جیسے منہ میں ہی دم توڑ گئے تھے۔ وہ اس کے قریب آئیں اور کندھے پر ہاتھ رکھا بلکل ویسے ہی جیسے وہ دس سال پہلے رکھا کرتے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیسے ہو؟اور اتنے پریشان کیوں ہو؟ کیا ہوا ہے؟ وہ متبسم چہرے سے بولیں۔

مجھے نہیں پتہ مجھے کیا ہو گیا ہے پر مجھے ڈر لگتا ہے کہ میں اکیلا رہ جاؤں گا جیسے آپ مجھے چھوڑ کر چلیں گئے ویسے سب چلیں جائیں گے مجھے بہت ڈر لگتا ہے۔پلیز دادا مجھے بچالیں اپنے معتصم کو بچالیں دادا میں تنہا نہیں ہونا چاہتا۔وہ ان سے لپٹ کر کسی بچے کی طرح رو رہا تھا پھوٹ پھوٹ کے رو رہا تھا۔

انہوں نے شفقت سے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا اور پھر بولیں۔ تمہیں کس نے کہا کہ میں تمہیں چھوڑ گیا ہوں؟ دیکھو میں ساتھ تو ہوں تمہارے تو پریشان نہیں ہو ڈرو نہیں سب ٹھیک ہو جائیں گا بیٹا ڈرنا تو انہیں چاہئے جو یہ سب کر رہیں ہیں آپ کو نہیں ڈرنا چاہیے۔اور ایک بات یاد رکھنا بچے اس دنیا سے تو سب نے جانا ہی ہے تو آپ کو جو چکے انہیں رونا نہیں چاہیے بلکہ ان کے لیے مغفرت کی دعا کرنی چاہیے۔بچے ایک بات یاد رکھنا مکافات عمل ہوتا ہے اور لازمی ہوتا ہے دیکھنا عنقریب یہ چھریاں انہیں کے گلوں پر چلیں گی جو آج ہمارا خون بہاتے ہیں اور ہمیں نقصان پہچانتے ہیں ان کا حال اس سے زیادہ برا ہو گا آپ کو بس مضبوط رہنا ہے۔

اس نے آنکھیں اٹھا کر ان کی آنکھوں میں دیکھا تو وہ ابھی تک مسکرا رہیں تھے۔

کیا سب ٹھیک ہو جائیں گا دادا؟ وہ کسی بچے کی طرح پوچھ رہا تھا۔

جی انشاللہ سب بہت جلد ٹھیک ہو جائیں گا۔وہ یہ بول کر ایکدم وہاں سے غائب ہو گئے تھے۔اور اس نے وحشت وخوف سے آگے پیچھے نگاہ دوڑائیں پر وہ کہیں نہیں تھے۔وہ ایک بار پھر وہاں پر تنہا ہو گیا تھا۔پر کیا وہ واقع ہی تنہا تھا؟نہیں اس کے ساتھ تو اللہ تھا نہ اور جس کے ساتھ اللہ ہو وہ بھلا کیسے تنہا ہو سکتا ہے؟

وہ ایک کپڑے سلائی کرنے والی فیکٹری میں کام کرتی تھی۔اس کا کام کپڑے کا کاٹنا اور پھر اسے ڈیزائن دینا تھا۔وہ اپنا کام بہت محنت سے کرتی تھی۔وہ گھر واپس آرہی تھی جب ایک فقیر عورت نے اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے۔

باجی بہت بھوک لگی ہے باجی اللہ کے نام پہ کچھ دے دو باجی۔وہ فقیر عورت نجانے کس کس کے آگے ہاتھ پھیلا کر آئی تھی اور تقریباً سبھی لوگوں سے دھتکار ہی ملی تھی۔

اس نے اپنے بیگ سے کچھ پیسے نکال کے اس کے ہاتھ میں رکھیں اور اس سے دعائیں لے کر وہاں سے رخصت ہو گئی اسے وہ دن یاد آئیں جب وہ خود کھانے کے لیے رویا کرتی تھی پر کوئی اس کی مدد نہیں کرتا تھا۔وہ جانتی تھی کہ کوئی بھی شوق سے مانگنے نہیں نکلا اس کی کوئی نہ کوئی مجبوری ہوتی ہی ہے۔ہم تو مانگنے والوں کو بڑے بن کر کہہ دیتے ہیں نہ کے جاؤ خود جا کر کماؤ یہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کر دوہ کرو۔ لیکن انہیں ہم سے زیادہ اچھی طرح پتہ ہوتا ہے کہ انہیں کیا کرنا ہے آخر کس کا دل چاہتا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کہ آگے ہاتھ پھیلائے۔ ہمیں کیا پتہ کہ ان کی کیا مجبوری رہی ہو گی؟ اس لیے اگر آپ کو مدد نہیں کرنی تو نہ کرو خاموشی سے گزر جاؤ لیکن اسے آگے سے سناؤ تو نہ کے یہ کر دوہ کرو۔

ویسے کیا تھا جوان دونوں کے الگ الگ علاقوں میں ہونے کے بعد ایک سا تھا؟ وہ ایک دوسرے سے دور تھے پر کچھ تھا جوان کی زندگی میں بلکل ایک سا تھا اور وہ کیا تھا؟ وہ گھر آئی کھانا کھایا اور سو گئی بس یہ ہی زندگی تھی اس لڑکی کی۔ نجانے آج سے ایک سال پہلے کیا ہوا تھا جو وہ اس طرح خاموش سی ہو گئی تھی؟ اب تو وہ اس خوف و وحشت والے علاقے میں بھی نہیں تھی پھر بھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ سو کر اٹھی اور عسر کی مغرب کی نماز پڑھیں جب اس کی امی اس کے پاس آئی۔

خدیجہ بیٹا جنگ ختم ہو چکی ہے۔ انہوں نے خوشی سے اسے بتایا۔

یہ تو اچھی بات ہے امی۔ وہ نارمل سے انداز میں بولی چہرہ کسی بھی تاثر سے پاک تھا۔ وہ ایک سال سے ایسی ہی ہو گئی تھی کسی روبوٹ کی طرح رہتی تھی کوئی تاثر نہیں ہوتا تھا اس کے انداز میں۔

لیکن ایک مسلہ بھی ہے لبچے۔وہ پریشان ہوئی۔

کیاہواہے؟وہ ان کی طرف پوری طرح متوجہ ہوئی۔

بچے مالک مکان آیاتھااور وہ پچھلے چار ماہ کا کرایہ مانگ رہاتھا۔اس نے کہااگرابھی کرایہ نہ دیاتو یہاں سے نکال دوں گا۔ان کے چہرے پرپریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

امی مجھے آدھی تنخواتومل گئی ہے لیکن اس سے گھر کا خرچانکال کر دوماہ کا کرایہ بن جائے گاآپ وہ دیں دیجیے گا باقی ہم بعد میں دیں لے گیں۔وہ کچھ پیسے انہیں تھاماتے ہوئے بولی۔

بیٹاکوشش کروں گی کہ مالک مکان مان جائیں۔وہ اٹھ کرچلی گئی تووہ اپنے کمرے کی کھڑکی کے سامنے جاکھڑی ہوئی۔اور باہر چلتی ہواؤں کے شور کو سننے لگی۔ماضی بار باراس کی آنکھوں کے سامنے لہرارہاتھااور وہ بار بارپلکیں جھپکاکراسے نظروں کے سامنے سے ہٹانے کی ناکام سی کوشش کررہی تھی۔وہ نہیں جانتی تھی وقت اسے ایک بار پھر وہی لے جائیں گا جہاں سے وہ آئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ہر روز صبح اس جھیل کنارے جاتے تھا۔ لیکن آج نجانے کیا ہوا تھا کہ وہ نہیں گیا تھا وہ وہی سست سا ہو کر بیٹھا تھا۔ وہ ایک بہت بڑا گھر تھا۔ اور تھا بھی بہت خوبصورت وہ اپنی ماں بابا اور بہن کے ساتھ رہتا تھا۔ زندگی جتنی خوبصورت لگتی تھی شاید اتنی تھی نہیں۔ وہ نہیں جانتا تھا اسے کیا کرنا ہے وہ صرف اپنے دادا کی باتوں پر یقین کرنا چاہتا تھا اور یقین کر بھی رہا تھا۔ وقت اسے ایک عجیب دوراہے پر لا کر کھڑا کرنے والا تھا۔ ہاں جو احساس پیدا ہونے والا تھا وہ اس سے بھی عجیب تھا عنقریب اس کا پر ڈر اس سے ہارنے والا تھا۔ پر کیا یہ اتنا آسان تھا؟

وہ جب فیکٹری سے گھر واپس آئی تو آگے کے حالات اس کے لیے غیر متوقع تھے۔ اس کے گھر کا سارا سامان باہر گرا تھا اور اس کی ماں کو کچھ غنڈوں نے پکڑ رکھا تھا۔ کیونکہ وہ بار بار اپنا سامان واپس اندر رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اور ساتھ کچھ بول بھی رہی تھی۔

پلیز بھائی ہمیں نہ نکالیں ہم کہاں جائیں گے؟ ہمیں کچھ وقت دیں دے ہم آپ کو کرایہ دیں دے گے پر یہ نہیں کریں۔ لیکن کوئی ان کی سن ہی نہیں رہا تھا۔ وہ کچھ دیر بعد ہی سکتے سے باہر آگئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ کیا کر رہیں ہیں آپ اس نے اپنی ماں کو چھڑوایا اور پھر اس آدمی کے پاس جا کر بولی جو گھر کو تالا لگا رہا تھا۔

نظر نہیں آرہا تالا لگا رہا ہوں۔اب تم لوگوں کی یہاں کوئی جگہ نہیں۔وہ اپنے بندوں کو لے کر وہاں سے چلا گیا۔اور وہاں آس پاس کھڑے لوگ بھی تماشا دیکھ کر چلتے بنے۔ان ماں بیٹی نے وہاں پر بیٹھ کر رونے دھونے کی بجائے اپنا سامان اٹھایا اور چل پڑی ایک انجان راستے انجان منزل پر۔۔اس کے پاس کچھ پیسے تھے ان پیسوں سے خدیجہ نے ایک لوڈر پر اپنا سامان رکھوایا تھا اور خود بھی اسی لوڈر پر بیٹھی تھی۔وہ لوڈر ایک سنسان سڑک پر تھا جب وہاں جھاڑیوں سے کچھ لوگ نکالیں اور لوڈر والے کو گرا کر ان ماں بیٹی کو ساتھ لیے آگے چل پڑے۔اور وہ دونوں اس سب سے بے خبر سو رہی تھی کیونکہ انہیں شاید لوڈر پر بیٹھتے ہی کچھ سونگا دیا گیا تھا۔اب قسمت پتہ نہیں ان کے ساتھ کیا کھیل کھیل رہی تھی؟

ٹرک کو لوٹنے والوں نے انہیں بیچ دیا تھا۔اور جس کے آگے بیچا وہ انہیں بہت خوبصورت جگہ لے کر آیا تھا۔وہ جگہ اتنی خوبصورت تھی کہ اس کا نام ہی خطہ خوبصورتی رکھ دیا گیا تھا۔اور وہ علاقہ پاکستان سے دور سکردو کی طرف تھا۔جب ان کی آنکھ کھولی تو انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک

www.novelsclubb.com

کمرے میں باندھے ہوئے ہیں۔اور وہ کمرہ بہت ویران تھا بس کچھ ڈبے پڑے تھے ایک سائیڈ پر مگر نجانے ان میں کیا تھا؟

ہم کہاں ہیں؟وہ ہوش میں آتی اطراف میں نظریں دوڑاتی بولی۔

پتہ نہیں۔اس کی ماں بھی آہستہ آواز میں بولی۔

ہمیں یہاں سے نکلنا ہے۔وہ اپنے ہاتھ کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔باہر رات قطرہ قطرہ بہہ رہی تھی۔کچھ دیر کی محنت کے بعد وہ اپنے ہاتھ آزاد کرواچکی تھی پھر بھاگ کر ماں کے ہاتھ کھولیں اور اب وہ وہاں سے نکلنے کا راستہ تلاش کرنے لگی۔مگر اسے ایک لکڑی کے مضبوط بند دروازے کے علاوہ دوسرا کوئی راستہ نظر نہ آیا۔وہ بھوکی پیاسی تھکی ہاری مایوس ہو کر بیٹھ گئی۔

کیا ہوا ایسے کیوں بیٹھ گئی تم؟

امی میں نہیں کر سکتی کچھ اب یہاں کوئی راستہ نہیں ہے اب ہمارا کچھ نہیں ہو سکتا۔وہ مایوسی کی اتھاہ گہرائیوں میں گری تھی۔

کیا تم مایوس ہو گئی ہو؟لیکن تمہیں نہیں پتہ کے مایوسی کفر ہے؟وہ نرمی سے سوال کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

پتہ نہیں۔ لیکن میں ہار چکی ہوں۔اس نے ہارنے سے پہلے ہی ہار مان لی تھی۔ جو مایوسی کی سب سے بڑی علامت ہوتی ہے۔

ایک آخری کوشش نہیں کرو گی کیا؟ انہوں نے اسے پچکارہ۔

نہیں۔ وہ دیوار کے ساتھ لگی۔اور یہ تبھی ہوا تھا کہ اس دیوار سے کوئی آواز آئی تھی۔

یہ کیا ہے؟ وہ اٹھ کر اب دیوار کو دیکھ رہی تھی۔ پھر اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر دیوار پر رکھا کان کو دیوار پہ لگا کر دوسرے ہاتھ سے دیوار بجائی۔اور دیوار سے ایسے آواز آئی جیسے دیوار کھوکھلی ہو۔

کیا اس دیوار کے پیچھے کچھ ہے؟ اس نے سوچتے ہوئے دیوار کو دھکیلا اور وہ سلائیڈ گلاس ڈور کی طرح سلائیڈ ہو گئی اور سامنے ہی انہیں ایک سرنگ نظر آئی۔

سرنگ؟؟ وہ حیران ہوئی۔ پھر ماں کے ساتھ سرنگ میں گھس گئی اور اپنے پیچھے اس سلائیڈ دیوار کو اچھے سے بند کر دیا۔ سرنگ زیادہ لمبی نہیں تھی انہیں جلد ہی روشنی نظر آ گئی تھی۔

تو یہ ثابت ہوا کہ معجزہ تب ہی ہوتے ہیں جب انسان کو لگنے لگتا ہے کہ اللہ سے نہیں سن رہا صبر کرو اور پھر اپنے لیے ہوتے معجزے دیکھو اور ایک بات یاد رکھنا بیٹا مایوسی کفر ہے آج کے بعد کبھی مایوس نہیں ہونا ٹھیک ہے؟؟ جانتا ہے اللہ کی مدد تب ہی آتی ہے جب انسان سوچ بھی نہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رہا ہوتا کہ وہ مدد کریں گا۔ لیکن وہ اللہ انسان کو حیران کر دیتا ہے۔اس کی ماں روشنی کو دیکھ مسکراتی بولی۔

بلکل۔وہ بھی مسکرائی۔

اور ایک بار پھر وہ لوگ انجان راستے پر چل پڑی۔ لیکن کچھ ہی آگے جا کر انہیں اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ کہا ہے ؟اور خدیجہ اندر ہی اندر بہت کانپی تھی جبکہ اس کی ماں بھی اندر سے ایک بار ہل گئی تھی۔

یہ کیسی قسمت ہے ہماری ماں ہم ایک بار پھر وہی آگئے جہاں سے گئے تھے ایسا کیوں ؟وہ آنکھوں میں نمی کو اور اپنے اندر اٹھتے ڈر کے طوفان کو کسی حد تک چھپا کر بولی۔

پتہ نہیں بیٹا اب شاید یہ ہی ہماری قسمت ہے اور ہمیں اسے قبول کرنا ہے۔وہ بظاہر مضبوطی سے بول رہی تھی پر اندر سے ڈر تو انہیں بھی لگ رہا تھا۔وہ ایسے ہی ایک بار پھر چلنے لگیں۔اور چلتے چلتے وہ ایک خوبصورت جھیل کنارے آکر بیٹھ گئے۔آج وہاں کوئی نہیں بیٹھا تھا۔ جھیل کو دیکھتے ہی وہ خوفناک مناظر ایک بار پھر آنکھوں کے سامنے آئے پر اس نے اب سر نہیں جھٹکا تھا۔ماضی کی خوفناک یادوں کو تازہ ہونے دیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ آج سے تقریباً پندرہ سال پہلے کی بات ہے یہ علاقہ۔علاقہ خوبصورتی کے نام سے جانا جاتا تھا۔ اور یہاں کے لوگ بھی بہت خوبصورت تھے ایک دن ایسے ہی وہ اپنے بابا اور بھائی کے ساتھ اسی جھیل کنارے کھیل رہی تھی۔وہ لوگ بہت خوش تھے۔وہ کسی فیری ٹیل کی طرح زندگی گزار رہے تھے۔ تبھی انہیں شور کی آواز آئی تو وہ اس طرف چلیں گئے۔وہ اس وقت گیارہ سال کی تھی جبکہ اس کا بھائی نو سال کا۔وہاں پر کچھ زخمی لوگ تھے جو ان کے ساتھ والے علاقے سے آئے تھے ان پر کسی نے اچانک حملہ کر دیا تو وہ یہاں پناہ لینے آ گئے۔اور انہیں یہاں رہنے کی جگہ دے دی گئی۔ تین سال تک تو سب ٹھیک رہا لیکن تین سال بعد ہجرت کر کے آئیں لوگوں نے خطہ خوبصورتی کو اپنا علاقہ بنانے کا سوچ لیا۔اور وہاں کے لوگوں پر ظلم کرنے لگیں ان لوگوں پر جن لوگوں نے مشکل میں ان کی مدد کی تھی خیر۔پھر یہاں کے لوگوں کی خوشیاں کہیں کھو گئی تھی۔اب ان کے اندر خوف بڑھ گیا تھا۔ان لوگوں نے نجانے کس کس سے مدد مانگی پر کسی نے ان کی مدد نہ کی۔ کسی طرح انہوں نے وہاں زندگی گزاری۔ لیکن آج سے ایک سال پہلے ایسی طرح حملے میں خدیجہ کے باپ اور بھائی مارے گئے۔اور خدیجہ اور اس کی ماں اپنی بچی کوچی جمع پونجی لے کر وہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن تقدیر انہیں ایک بار پھر وہاں لے آئی تھی لیکن کیوں؟؟ یہ سب سوچتے اس کی آنکھوں سے گرم مائع بہنے لگا تھا۔سوچوں کا تسلسل کسی کا

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خود کو چھونے سے ٹوٹا تھا۔جب وہ سوچوں کے تسلسل کو توڑ کر باہر آئی تو دیکھا۔کہ اس کی ماں بے ہوش ہو چکی تھی۔اور ایک خوبصورت سا نوجوان اس کا کندھا ہلا رہا تھا۔

آپ ٹھیک ہے؟اسے ہوش میں آتے دیکھا اس نے پکارا۔

ماں کیا ہوا ہے انہیں؟وہ اس کی بات کو سرے سے نظر انداز کرتی ماں کے مطلق پوچھنے لگی۔

پتہ نہیں جب میں یہاں آیا تھا تب یہ ایسے ہی بے ہوش تھی۔

یہاں آس پاس کوئی ڈاکٹر ہے کیا؟وہ ماں کو سہارا دیتے ہوئے بولی۔

جی انہیں میں اٹھا لیتا ہوں آپ میرے ساتھ چلیں۔وہ عطیہ بیگم کا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑاتے بولا۔

ٹھیک ہے۔وہ اب کسی پر یقین نہ کرتی پر ماں کے لیے کرنا پڑا تھا۔وہ اسے ایک خوبصورت سے گھر لے کر آیا تھا۔ویسا ہی خوبصورت گھر جیسا کبھی اس کا ہوا کرتا تھا۔

معتصم بیٹا یہ کون ہے؟اس کی ماں نے پوچھا۔

امی یہ مجھے باہر جھیل کنارے ملی ہیں۔ان کی امی بیمار ہے تو لے آیا۔ایمان کہاں ہے؟ایمان اس کی بہن تھی اور وہ ڈاکٹر تھی۔

جی بھائی؟وہ پاس آئی۔

ایمان انہیں دیکھو بھلا کیا ہوا ہے انہیں؟وہ عطیہ بیگم کو صوفے پر ڈالتا بولا۔

جی بھائی دیکھتی ہوں وہ بولتے ہی عطیہ بیگم کی طرف بڑھی۔اور اس سارے میں خدیجہ ایسے خاموش تھی جیسے وہاں پر ہو ہی نہ بھوک پیاس ہر احساس مر سا گیا تھا۔

بیٹا آپ کو کچھ کھانا ہے کیا؟معتصم کی ماں نے اس سے پوچھا۔اور معتصم سامنے صوفے پہ بیٹھا کام کر رہا تھا ایک نظر اٹھا کر سامنے بیٹھی کملائے اور تھوڑے سے جلے چہرے کے ساتھ بیٹھی لڑکی کو دیکھا۔اور وہ ایک نظر اتنی طویل ہوئی کہ اسے خود بھی پتہ نہیں چلا۔اسے یہ بات خدیجہ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی کہ تمہارا چہرہ کیسے جلا؟اس کے چہرے پہ جلنے کے تھوڑے تھوڑے سے نشان تھے ماتھے پر ناک پر اور ایک گال پر لیکن وہ بہت غور کرنے سے ہی نظر آتے تھے۔پتہ نہیں کیوں پر اسے دیکھتے دیکھتے دل ایکدم تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔وہ اپنی کیفیت سے خود حیران ہو رہا تھا۔

نہیں آنٹی شکریہ آپ کے پوچھنے کا لیکن مجھے بھوک نہیں ہے۔وہ نظریں جھکائیں بیٹھی ماں کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں میں کچھ لے کر آتی ہوں آپ کھا لو۔وہ بول کر بیٹھی نہیں تھی پھر۔اب وہاں پر صرف دو ہی لوگ رہ گئے تھے۔

خدیجہ اور معتصم۔۔پتہ نہیں کیوں پر چاہ کر بھی وہ خدیجہ سے اپنی نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا۔

آپ کا شکریہ اپنے ہماری مدد کی۔خدیجہ نے تو ابھی تک غور سے اسے دیکھا تک نہیں تھا۔

اس میں شکریہ والی کوئی بات نہیں یہ میرا فرض تھا۔کہ ایک اچھا شہری ہونے کے ناطے میں آپ کی مدد کروں۔وہ سنجیدگی سے بولا۔

ہمم۔اب ایک بار پھر دونوں کے درمیان خاموشی چھا گئی تھی۔

بیٹا آکر کھانا کھا لو۔آنٹی ٹیبل سیٹ کر کے انہیں بولا رہی تھی۔

چلیں کچھ کھا لیں۔معتصم نے اسے نہ اٹھتا دیکھ کر کہا۔اور خود بھی اٹھ کھڑا ہوا کیونکہ انہوں نے خود بھی ابھی تک ناشتہ نہیں کیا تھا۔

لیکن ماں۔۔۔وہ ماں کو دیکھ پریشانی سے بولی۔

وہ ہوش میں آجائیں گی تو انہیں بھی کرا دیں گے ناشتہ آپ ان کی فکر نہ کریں ابھی خود آکر کھا لیں پہلے۔وہ سنجیدگی سے کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔تو وہ بھی اس کے پیچھے ہی باہر آئی۔سب نے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بیٹھ کر کھانا کھایا اور کچھ دیر بعد اس کی ماں کو بھی ہوش آ گیا تھا۔ وہ لوگ یہاں سے جانا چاہتے تھے پر معتصم کی ماں نے انہیں روک لیا تھا۔ اب وہ ایک ساتھ ایک گھر میں ایک خاندان کی طرح رہنے لگے تھے۔ معتصم کا ڈر ختم ہو رہا تھا اس کے دل میں محبت کی کونپلیں پھوٹ رہی تھیں۔ جبکہ دوسری طرف خدیجہ تھی جو نجانے کیوں پر ہمیشہ معتصم کے سامنے آ جانے پر کنفیوز سی ہو جاتی تھی۔ وہ اس کی نظروں سے تنگ آ جاتی تھی پر وہ ڈھیٹ بنا اسے دیکھتا رہتا تھا۔

ایسے ہی ایک دفعہ وہ کچن کاؤنٹر پر بیٹھی ٹانگیں ہلا ہلا کر پانی پی رہی تھی۔ جب معتصم وہاں آ گیا۔ اور اسے خود کو دیکھتا پا کر خدیجہ کے ہاتھ سے بوتل گر گئی۔ وہ بوتل اٹھانے کے لیے کاؤنٹر سے اترنے لگی تو پانی سے اپنا پیر سلیپ ہو گیا۔ لیکن اس سے پہلے کے وہ گرتی معتصم اسے سنبھال چکا تھا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے قریب بے حد قریب کھڑے تھے۔ کے دونوں کے دل کی دھڑکنیں شور مچانے لگیں تھیں۔ معتصم نے نرمی سے اسے چھوڑا اور مسکراتا ہوا باہر چلا گیا۔ جبکہ وہ لال گلاب ہوتے چہرے کے ساتھ وہی کھڑی رہ گئیں

اسی طرح کچھ وقت سکون سے گزارا۔ اور اس دن صبح بہت خوفناک سی وحشت آلود سی لگ رہی تھی۔ ہر طرف اندھیرا تھا۔ اور یہ تبھی تھا جب انہیں شور شرابے اور گولیوں کی آوازیں سنائی دی ہر طرف طوفان اٹھ چکا تھا۔ لوگ بھاگ رہیں تھے گھر تباہ ہو رہیں تھے۔ معتصم ان

www.novelsclubb.com

سب کو حوصلہ دے رہا تھا۔وہ سب ایک دوسرے کا سہارا بنے کھڑے تھے۔سب نے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ رکھے تھے۔جیسے سب ایک دوسرے کو تسلی دے رہیں ہو کہ ہم تمہارے ساتھ ہے۔خدیجہ کو اپنے باپ اور بھائی کی خون سے لت پت لاش اپنے سامنے نظر آنے لگیں تو اس نے ماں اور معتصم کے ہاتھوں کو زور سے پکڑ لیا جیسے ڈر ہو کہ یہ بھی نہ چھوڑ جائے۔اور تبھی ایک بم ان کے گھر آکر گرا اور سب بکھر گئے ٹوٹ گئے بچھڑ گئے۔سب خود کو بچانے کی کوشش کرنے لگے ایک دوسرے کے لیے سب ایک دوسرے کو آواز دے رہیں تھے۔ہر طرف خون تھا۔ معصوم چھوٹے چھوٹے بچے خون سے نہائے پڑے تھے۔اس خوف و وحشت میں وہ سب ایک بار پھر ساتھ ہوئے تھے اور اب دو جوڑی کی صورت بھاگنے لگیں تھے۔ معتصم کے ماں باپ ساتھ تھے۔خدیجہ اپنی ماں کے ساتھ تھی۔اور وہ خود اپنی بہن کے ساتھ تھا۔انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ وہ پھر ملیں گے۔ لیکن کیا یہ وعدہ پورا ہوگا؟بھاگتے بھاگتے ایک بم دھماکہ معتصم کے ماں باپ پر ہوا اور وہ وہی اس دنیا فانی سے کوچ کر گئے ایک رشتے سے کیا وعدہ چھن سے ٹوٹا تھا۔دھماکے کی آواز پر انہوں نے مڑ کے دیکھا تو لگا قدموں میں جان ہی نہیں۔ معتصم کو کچھ سمجھ آنے سے پہلے اس کی بہن اس کا ہاتھ چھڑا کر بھاگی لیکن تبھی آسمان سے کوئی چیز آکر اس پر گری اور ایک زوردار آواز کے ساتھ وہ بھی خون میں نہا گئی۔دوسرے عزیز

www.novelsclubb.com

رشتے سے کیا وعدہ بھی ٹوٹ گیا تھا وہ تنہا کھڑا تھا بلکل تنہا۔اسے جس تنہائی سے ڈر لگتا تھا۔وہ تنہائی اس کا مقدر بن گئی تھی۔پہلے بھی تو ایسے ایک حادثے میں اس نے اپنے دادا کو کھویا تھا تب بھی وہ ایسے ہی تنہا تھا اور اب بھی۔ تبھی اسے اپنے کندھے پر کسی کا لمس محسوس ہوا تو ہوش کی دنیا میں قدم رکھا۔اپنے پیچھے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھیں اسے خدیجہ نظر آئی۔اور اس نے ایکدم خدیجہ کو خود سے لگا لیا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔خدیجہ کا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔وہ پہلی دفعہ کسی مرد کو ایسے روتا دیکھ رہی تھی۔اس کے بھی آنسو پلکوں کی باڑ تور کر گر رہیں تھے۔ اور اس کے پیچھے کھڑی خدیجہ کی ماں بس انہیں دیکھ رہی تھی۔وہ اسے پلٹا رہا تھا مگر ہوش ایک اور دھماکے کی آواز سے آیا تھا اور اس نے ایکدم خدیجہ کو خود سے الگ کیا اور گھبرا کر آگے پیچھے دیکھا جہاں خدیجہ کی ماں اور ایک دو سال کا معصوم بچہ خون میں نہائے پڑے تھے۔خدیجہ نے جب ماں کو دیکھا تو بھاگ کر ان کے پاس گئی اور ان سے لپٹ گئی۔دوسری طرف معتصم بھی اپنے گھر والوں کے پاس گیا سب کو ایک جگہ پر اکٹھا کیا۔اور پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔اس نے کب سوچا تھا کہ یہ ہو جائیں گا۔اور یہ تبھی تھا جب اس کے منہ سے پہلی دفعہ بد دعا نکلی تھی یہ شاید دل سے نکلی بد دعا تھی اللہ غارت کریں تم سب کو۔سب۔ قاتل ہو سب میں کسی کو معاف نہیں کروں گا روز محشر تم سب کے گریبان پکڑ پکڑ کے کہوں گا کہ اللہ ان سب سے حساب لیں

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ ہمارے قاتل ہے۔ دیکھنا میں سب کا اللہ کو بتاؤ گا۔ پوری دنیا کا بتاؤ گا کہ اللہ ہم مر رہیں تھے اور انہوں نے ہمیں مرنے دیا سب کا بتاؤ گا۔ وہ رو رہا تھا پھوٹ کر رو رہا تھا۔ اور اس کے ساتھ اپنی ماں کی لاش کے ساتھ بیٹھی خدیجہ کی آنکھوں میں نہ آنسو تھے نہ لبوں پر کوئی صدا وہ بس کفن میں موجود اپنی ماں کے سینے پر سر رکھ کر بیٹھی تھی۔ جنگ ختم ہو چکی تھی۔ ہر طرف خون تھا چیخیں تھیں صدائیں تھیں۔ جب کچھ لوگ آئیں اور جنازے کا کہنے لگے۔

نہیں یہ خواب ہے میری امی بلکل ٹھیک ہے مجھے پہلے بھی ایسے خواب آتے تھے یہ خواب ہی ہیں۔ وہ اس سارے میں پہلی بار بولی تھی۔ اور بولتے آنکھوں سے آنسو گر رہیں تھے۔ دماغ کہہ رہا تھا یہ خواب نہیں ہے جبکہ دل اس خوفناک حقیقت کو مان ہی نہیں رہا تھا۔ معتصم اٹھا اور جا کر خدیجہ کو سنبھالا جو بری طرح بکھر گئی تھی۔ اب وہ دونوں ہی ایک دوسرے کا سہارا تھے۔ دونوں ٹوٹے بکھرے تھے۔ انہیں سنبھلنے میں کافی وقت لگا تھا۔ اور اب وہ ٹینٹ میں رہتے تھے۔ ان کے پاس گھر نہیں تھا۔ کھانے کے لیے اچھا کھانا بھی نہیں تھا۔ سب ایک جھٹکے میں ہوا تھا۔ اس حادثے کو تقریباً ایک ماہ ہوا تھا۔ اور ان دونوں نے نکاح کر لیا تھا۔ ان کا نکاح بھی ٹینٹ میں ہوا تھا۔ سارے خواب چکنا چور ہو گئے تھے۔ اور پھر ان کے نکاح کی رات ہی سب اپنے اپنے خیموں میں سکون سے سوئے تھے۔ جب ایک بار پھر ایسے ہی ان پر حملہ ہوا تھا۔ اور وہ

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دونوں اٹھ کر باہر آئے تھے۔ایسے ہی ہر طرف خون تھا معصوم بچے رو رہیں تھے۔ چلا رہیں تھے۔ لیکن کون سنتا ان کی پکار؟ وہ دونوں ساتھ میں تھے جب ان پر حملہ ہوا اور دونوں ایک دوسرے کی باہوں میں کلمہ پڑھتے شہید ہو گئے۔وہ دونوں مر گئے تھے۔پر وہ خوش تھے۔ شاید اس زندگی سے جان چھوٹ رہی تھی اس لیے۔ان کی کہانی یہ ہی تھی۔اور وہ ظالم ظلم کرنے والے اب بھی ایسے ہی ظلم کرتے ہیں اور روز وہاں پر نجانے کتنے معتصم اور خدیجہ شہید ہوتے ہیں۔

لیکن بیشک جب اللہ ظالم کی رسی کو ڈھیل دیتے ہیں تو بہت دیتے ہے لیکن پھر جب اللہ اس رسی جو کھینچنے پہ آتا ہے تو ظالم کا حال ہر دوسرے ظالم کو کانپنے پر مجبور کر دیتا ہے۔اس لیے ہر ظالم کو اپنی باری کا انتظار کرنا چاہیئے۔

www.novelsclubb.com

ختم شد

یہ ایک فرضی کہانی ہے۔اور اس کہانی میں جسے خطے کا ذکر کیا گیا ہے وہ بھی فرضی ہے۔ میں کچھ لکھنا چاہتی تھی فلسطین پر لکین میں نے سوچا کہ اسے کیوں نہ ایک فرضی کہانی کا روپ دے کر لکھا جائے۔اور ہمارا فلسطین کسی حطے خوبصورتی سے کم ہے کیا؟ یہ کہانی تو بیشک فرضی ہے لیکن اس کہانی میں جو مظلوم کے حالات بیان کیے گئے ہیں وہ اصلی ہے۔اور یہ سب فلسطین میں ہو رہا

ہے۔ جیسے معتصم نے ظالم کو بد دعا دی ویسے ہی فلسطین کے لوگ روز ہمیں بد دعائیں دیتے ہیں۔ اور سوچیں اگر وہ بد دعائیں ہمیں لگ گئی تو؟؟ ہم لوگ یہاں قربانی کر رہیں ہیں جانوروں کا گوشت کر رہیں ہیں۔ اور وہاں فلسطین میں ہمارے بہن بھائیوں اور بچوں کا جو گوشت ہو رہا ہے اس کا کیا؟ کیا قاتل بن سکتے کو آپ سب؟؟

خیر مجھے نہیں پتہ کہ میں نے کیا سوچ کر یہ ناول لکھا پر شاید آپ لوگ میرے اس ناول کو لکھنے کے مقصد کو سمجھ گئے ہونگے سو پلیز خدا کے لیے اسرائیل کو بائیکاٹ کریں۔ ہمارے جو کریکٹر جو ایکٹرز اسرائیل کے پراڈکٹس کو پرموٹ کر رہیں ہے انہیں بایکاٹ کریں پلیز۔ ورنہ فلسطین میں شہید ہونے والے ہر معتصم اور خدیجہ کی موت کا الزام ہم پر آئے گا ان کے قتل کا الزام ہم پر آئیں گا۔ سو پلیز۔ اللہ حافظ امید کرتی ہوں کہ آپ کو سمجھ آگئی ہوگی اگر کسی کو کسی بات اعتراض ہے تو اپنی رائے کا اظہار کیجئے۔ اپنا خیال رکھئے گا اور مجھے یاد رکھئے گا۔ آپ کی نئی لکھاری حفصہ جاوید۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB